بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیهِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۳

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳ احسان ۱۳۴۵ھش ۱۲ صفر ۱۳۸۶ھ ۳ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بچے

بدظنی کو معمولی چیز نہ سمجھو یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے

"خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور بُرائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا ہے اِنَّ بَعضَ الظَّنِّ اِثمٌ۔ ... مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کردیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطا کاروں کو معاف کردے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفتِ عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کردینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی، ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۱ و صفحہ ۳۷۲)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲ رجون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

• اطلاع ملی ہے کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ڈائریکٹر انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس، ٹریسٹ (اٹلی) کے لئے علمی میدان میں مزید اعزاز کا معاملہ ان دنوں زیرِ غور ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سائنسی لحاظ سے بہت بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں اور دنیا بھر میں پاکستان کے مایۂ ناز فرزندوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو بیش از پیش ترقیوں اور کامیابیوں سے نوازکر ملک و قوم اور انسانیت کی یادگار خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

• ربوہ ۲ رجون۔ گذشتہ دنوں مکرم شیخ عظیم الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد (کوارٹر نمبر ۲ دارالصدر شرقی ربوہ) کو پیچش کا شدید حملہ ہوا تھا جو نو روز تک رہا۔ اس سے آرام آنے کے بعد کمزوری اس قدر ہوگئی کہ اٹھنا بیٹھنا بھی محال ہوگیا۔ اب چند روز سے پھر اسہال کی تکلیف ہوگئی ہے۔ نیز پیٹ میں مروڑ کی تکلیف بھی ہوجاتی ہے احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین

قرآن مجید کی ایک اعلیٰ تعلیم

اناج کو فروخت سے روکنا منع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"جیسا کہ قرآن شریف کی رُو سے یہ منع ہے کہ کسی قوم سے سود لو خواہ وہ مسلمان ہیں یا ہندو یا عیسائی۔ ایسا ہی قرآن شریف نے اس بات سے بھی منع کیا ہے۔ کہ اناج کو اپنے طمع اور غرض نفسانی سے لوگوں سے روک رکھیں اور اس کے فروخت کے لئے کسی قحط کے منتظر رہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ بخیل اور بداندیش لوگوں کا کام ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۲)

احباب جماعت بالخصوص غلہ کے تاجر اور زمیندار صاحبان قرآن مجید کی اس تعلیم کو بھی مدنظر رکھیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ جون ۱۹۶۶ء

سادہ زندگی

سادہ زندگی اختیار کرنے کے تعلق میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۷ء میں فرمایا۔

"یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں لوگوں کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی۔ تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ بادشاہ بنکر نہیں بلکہ بھائی بنکر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں۔

ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں اور بجائے اس کے کہ وہ ان قیود کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں چاہیئے کہ زیادہ تعہد کے ساتھ ان مطالبات پر عمل کریں بلکہ جن لوگوں نے گزشتہ سالوں میں ان مطالبات پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے انہیں بھی اس طرف لانے کی کوشش کریں تا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں نازل ہوں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۷ء)

حقیقت یہی ہے کہ الٰہی جماعت کا ہر فرد ایک سپاہی ہوتا ہے اور اس کو سپاہیانہ زندگی گزارنی لازمی ہے ورنہ وہ اپنا کام کما حقہ سر انجام نہیں دے سکتا۔ اس کا تصور کرنے کے لئے چاہیئے کہ چھاؤنیوں میں جا کر دیکھا جائے کہ ایک سپاہی کس طرح زندگی گزارتا ہے۔ اس کا کھانا پینا سادہ ہوتا ہے۔ اس کی رہائش آرائش کے سامانوں سے مبرا ہوتی ہے۔ اس کا لباس موٹا جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت سفر کے لئے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ ساز و سامان جمع نہیں کرتا بلکہ ایسے ضروری سامان رکھتا ہے۔ جو اس کو سفر میں جانے کے لئے رکاوٹ کا باعث نہ ہوں اس کو چونکہ ہر وقت تیار رہنا ہوتا ہے۔ وہ چست و چوکس ہوتا ہے۔ یہ صرف عام سپاہی کی حالت کا نقشہ نہیں ہے بلکہ افسروں کا بھی یہی حال ہوتا ہے خاصکر سفر کا سامان تو تقریباً یکساں ہی ہوتا ہے حقیقی سپاہی وہی ہوتا ہے۔ جس کو سخت کوشی اور درشت زندگی کی عادت ہوتی ہے۔ فوجی مشقیں اور پریڈ اسی لئے ہوتی ہے کہ سپاہیوں کو ہر وقت تیار رہنے کی عادت پڑ جائے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہمیں ایسی عادتیں ڈالنی چاہئیں جو ایک فوجی کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ ایسی زندگی میں آرام اور عیش و عشرت کا کوئی مقام نہیں۔ آرام اگر کیا بھی جاتا ہے۔ تو تازہ دم ہونے کے لئے تاکہ کام زیادہ چستی سے سر انجام دیا جا سکے۔ سادہ زندگی اس لحاظ سے بھی نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر کھانے پینے اور لباس میں تکلف داخل ہو جائے تو پھر ہماری زندگی کی حقیقی غرض ہی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

ہم نے گزشتہ اداریوں میں سادہ زندگی کے اس پہلو کے متعلق لکھا ہے جس کا تعلق بیاہ شادی سے ہے۔ بیاہ شادی لازمی چیز ہے مگر اس میں روپیہ ضائع کرنا نہ صرف یہ کہ لازمی نہیں ہے بلکہ اپنے فرائض میں کوتاہی کے مترادف ہے۔ بیاہ شادیوں میں جو بے جا اسراف ہوتا ہے۔ وہ ہنگامی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ہماری روزانہ زندگی کی ضروریات میں بھی بہت سا روپیہ ضائع ہو سکتا ہے۔ مثلاً کھانے اور لباس میں۔ کھانا بے شک حسب منشاء کھانا چاہیئے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ محض چسکے کے لئے کھایا جائے۔ اچھا صاف ستھرا غذائیت سے ملو کھانا حقیقی ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے کھانے میں سادگی اختیار کرنے کے لئے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ احباب ان سے اچھی طرح واقف ہیں۔ سوال تو عمل کا ہے۔ یعنی کیا ہم اس پر عمل کرتے ہیں: یہ درست ہے کہ ایک حد تک ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ تاہم ایسی مثالیں موجود ہیں کہ روزانہ کھانے میں بھی بعض لوگ بڑا تکلف برتتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو حضور کی ہدایات کو جو مفصل طور پر شائع شدہ مل سکتی ہیں۔ ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اور اپنے گھروں میں ہر فرد کو نیز نگاہ رکھنے کی تاکید کرتے رہیں۔

اس کے بعد لباس کا سوال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض دولتمند لوگ لباس میں بڑا اسراف کرتے ہیں۔ خاصکر عورتیں لباس کے معاملہ میں جزو رسی سے بہت کم کام لیتی ہیں۔ اور جو فیشن کی دلدادہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا تو کچھ پوچھئے ہی نہیں کپڑوں سے صندوق لدے پڑے ہوتے ہیں۔ مگر کسی تقریب پر جانے کے لئے بیوی صاحبہ کو موزون لباس ان میں سے ملتا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اگر ایک لباس کسی تقریب پر پہنا جا چکا ہے۔ تو دوسری تقریب پر اس کا پہننا طبع نازک پر سخت گراں گزرتا ہے:

لباس سے بھی بڑھ کر تزئین کے سامانوں میں سخت بیجا اسراف ہو رہا ہے۔ دوکانیں ایسے سامانوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور خواتین کا ہجوم امڈ آیا ہے۔ مہنگی سے مہنگی سرخی مہنگے سے مہنگے پوڈر ہاتھوں ہاتھ بک جاتے ہیں۔ یہ لعنت یورپ سے ہمارے ملک میں درآمد ہوئی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ہماری واجب الاحترام خواتین ایسے سامان استعمال کرنے بند کر دیں۔ تو اس کی بچت سے ایک بیرونی مشن چل سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہماری خواتین بڑی قربانیاں کرتی ہیں۔ لیکن اگر وہ آرائش و تزئین کے سامانوں کا استعمال ترک کر دیں۔ تو وہ اور بھی زیادہ قربانی کر سکتی ہیں۔ پھر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ اشیاء مضر صحت بھی ہوتی ہیں۔ ایک خاتون جو پوڈر کی عادی ہو جاتی ہے بغیر پوڈر کے باہر نہیں جا سکتی کیونکہ پوڈر نے فطری حسن و تجمل کو تباہ کر دیا ہوتا ہے بعض خواتین کو دیکھا ہوگا کہ مصنوعی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ آزادی سے پہلے کا راقم الحروف کو ایک واقعہ یاد ہے۔ ایک غیر مسلم خاتون فٹ پاتھ پر بالکل کارٹون بنے کھڑی تھی۔ کچہری کا قرب تھا۔ ایک اہل مقدمہ زمیندار نے جب اس پر نگاہ ڈالی تو معاً اس کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ "بہنا تو ل تے اپنی جڑی پٹ لئی اے"۔ یعنی بہن تو نے اپنا ستیاناس کر لیا ہے۔ الغرض یہ نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ والی بات ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ احمدی خواتین سرخی پوڈر کا استعمال بالکل ترک کر دیں۔ ان سے حسن بڑھتا نہیں ہے بلکہ قدرتی جمال بھی تباہ ہوتا ہے۔ اور جو مال کا ضیاع ہوتا ہے وہ الگ ہے۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ احمدیوں میں ایسی خواتین کی تعداد بہت کم ہے۔ جو بہت زیادہ میک اپ کرتی ہیں۔ تاہم ایسی خواتین بہت ہیں جو اس قسم کی تزئین پسند کرتی ہیں اور اعتدال سے کام لیتی ہیں مگر پھر بھی یہ ایک اچھی عادت نہیں ہے۔ اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ خواہ تھوڑا ہی ضیاع ہو ضیاع کسی طرح ایک الٰہی جماعت کے فرد کے لئے زیبا نہیں۔ ایسی چیزوں کے بنانے والے بڑے بڑے دلآویز اشتہارات اخبارات میں شائع کرتے ہیں۔ یقین کیجئے کہ یہ سب فریب ہے۔ مصفا پانی سے بہتر کوئی دوا نہیں جو چہرے کے رنگ روپ کو قائم رکھتی ہے۔ بہتر سے بہتر کریم استعمال کر کے دیکھ لیں۔ چند ماہ کے بعد اس کا ضرر نمایاں ہو جائے گا۔

پھر سینما اور کھیل تماشوں کا شوق ہے۔ سیدنا المصلح الموعودؓ نے علمی و تاریخی فلموں کے سوا ہر قسم کی فلمیں دیکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔ اگرچہ اکثریت اس سے پرہیز برتتی ہے تاہم سننے میں آتا ہے کہ بعض نوجوان لڑکے اور جو بات نہایت افسوسناک ہے بعض خواتین بھی گاہ بگاہ یہی یہ مشغلہ فرما لیتی ہیں نعوذ باللہ۔ خواہ مرد ہوں یا خواتین یہ امر باعث افسوس ہے ضیاع مال کے علاوہ نافرمانی میں داخل ہے۔ اور سخت گناہ کی بات ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

جذبۂ تشکّر اور احسان مندی کا لازمی تقاضا

فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور اس میں شرکت کی اہمیّت

(مسعود احمد خان دہلوی)

حضرت فضلِ عمر، المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خدائی بشارتوں کے مطابق دنیا میں اسلام کی سربلندی، مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح اور حقیقی امن کے قیام کے سلسلہ میں اپنے عظیم الشان کارناموں کے ذریعہ ہم احمدیوں پر، اطراف و جوانب عالم میں بسنے والے مسلمانوں پر اور بحیثیتِ مجموعی جملہ اقوامِ عالم پر جو انتہائی گراں قدر احسانات فرمائے ہیں وہ کیفیت و کمیت کے اعتبار سے بنیادی اہمیت اور ہمہ گیر افادیت کے حامل ہیں۔ علی الخصوص جماعتِ احمدیہ کا تو کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں جسے حضور رضؓ نے عظیم الشان روحانی فیوض کے ساتھ ساتھ ذاتی نوعیت کے بھی اَن گنت احسانوں سے نہ نوازا ہو۔ یہ ایک ایسی مبرہن حقیقت ہے کہ جماعت کا ہر چھوٹا بڑا جذباتِ تشکّر سے لبریز ہوتے ہوئے اس کا دل سے قائل و معترف ہے، کیوں نہ ہو جبکہ اسے ذاتی مشاہدہ و تجربہ اور باطنی معرفت کی بناء پر اس بارہ میں حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہے۔ بلا استثناء جماعت کے ہر فرد کا رواں رواں بزبانِ حال گواہی دیتا ہے کہ وہ حضور رضؓ کے نہایت ہی مقدس و بابرکت عہدِ خلافت میں دینی و دنیوی لحاظ سے قدم قدم پر حضور رضؓ کا زیر بارِ احسان رہا ہے اور تادمِ حیات آئندہ بھی رہے گا۔ یہی نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی حضور رضؓ کے رفیع الشان کارناموں اور ان کی فیض رسانی کے لامتناہی تسلسل کے باعث رہتی دنیا تک حضور رضؓ کی ممنونِ احسان رہیں گی اور حضور رضؓ کی مبارک یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کو سعادتِ عظمیٰ تصوّر کریں گی۔

ایک دنیا جانتی اور اس کی قائل و معترف ہے کہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے عظیم الشان کارناموں اور ہر طبقہ پر گراں قدر احسانوں کی وجہ سے حسبِ بشارات اپنی زندگی میں زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ دنیا میں غلبۂ اسلام کے ساتھ ساتھ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ خداداد شہرت و عزّت آئندہ بھی بڑھتی چلی جائے گی کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جسے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی بدل نہیں سکتی کہ حضور رضؓ کی یاد ہمیشہ دنیا میں زندہ رہے اور آنے والی نسلوں کو حضور رضؓ ہی کے متعین کردہ خطوط پر غلبۂ اسلام کی جدّوجہد جاری رکھنے اور اس کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے پر ابھارتی رہے۔ ایسے نابغۂ روزگار اور ایسے نافع الناس وجود اور ایسے عظیم محسن کی یاد کو ہمیشہ ہمیش زندہ رکھنے کی خدائی تقدیر کو بروئے کار لانے کی آسمانی جد وجہد میں حصّہ دار بننے کی کوشش کرنا اور اس میں سرخروئی حاصل کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ ایسی عظیم الشان سعادت جو اس جدوجہد میں حصّہ لینے والے ہر فرد جماعت کی انتہائی خوش بختی و خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے۔

حق یہ ہے کہ بڑی سے بڑی ظاہری یادگار بھی ایسے عظیم محسنِ انسانیت کی شکر گزاری اور احسان مندی کا حق ادا نہیں کر سکتی البتہ شکر گزاری اور احسان مندی کا اگر کچھ حق ادا ہو سکتا ہے تو صرف اس طرح کہ ان رفیع الشان کاموں کو جو حضور رضؓ نے اپنی زندگی میں شروع فرمائے اور جنہیں حضور رضؓ نے اپنی جان پر کھیل کر پوری عظمت و شان کے ساتھ اپنے آخری سانس تک جاری رکھا ہم اسی جذبہ و شوق کے ساتھ آئندہ بھی جاری رکھیں اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ جماعت کو اس قابل بنانے کی خاطر ہی کہ وہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ کے جاری کردہ کاموں کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رکھ سکے۔ اور انہیں پوری عظمت و شان کے ساتھ جاری رکھنے کا حق ادا کر سکے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے نام سے باقاعدہ ایک ادارہ قائم کرنے کا اعلان فرمایا ہے جس کی تفصیلات روزنامہ الفضل کے ذریعہ احبابِ جماعت کے سامنے آ چکی ہیں۔ یہ ادارہ کم از کم ۲۵ لاکھ روپے کے ابتدائی سرمائے سے اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی کا کام شروع کرے گا۔ اس فاؤنڈیشن کے قیام کے ذریعہ احبابِ جماعت کو یہ موقع دیا گیا ہے کہ وہ حضور رضؓ کے احساناتِ بے پایاں کی شکر گزاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اس میں دل کھول کر چندہ دیں اور مطلوبہ رقم کم سے کم مدّت میں فراہم کر دکھائیں تاکہ اس رقم سے جو آمد پیدا ہو وہ غلبۂ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے اُن کاموں پر خرچ ہو جنہیں حضور رضؓ نے خدائی منشاء کے بموجب جاری فرمایا اور جو حضور رضؓ کو جان و دل سے کہیں بڑھ کر عزیز تھے۔

یہ تصوّر ہی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی احمدی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو حضور رضؓ کے لازوال کارناموں پر شکر گزاری اور احسان مندی کے اس انمول موقع سے فائدہ نہ اٹھائے۔ جماعت کے بعض مخالفین کو حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات کے ساتھ افرادِ جماعت کے بے پناہ جذبۂ عشق کے پیشِ نظر اس تحریک کے پیچھے قربانی و ایثار کا بحرِ ذخّار موجیں مارتا ہوا نظر آ رہا ہے اسی لئے انہوں نے اس کی مخالفت ضروری سمجھی ہے۔ اگرچہ ان کی یہ مخالفت اس امر پر دال ہے کہ یہ کام خدا کے ہاں مقبول ہے اور یہ بہرحال پورا ہو کر رہے گا تاہم اس میں بھی شک نہیں ہے کہ اُن کی یہ مخالفت ہمارے لئے چیلنج کا حکم رکھتی ہے اِس چیلنج کا ایک ہی جواب ہے کہ ہم ۲۵ لاکھ نہیں بلکہ کم سے کم مدّت میں فاؤنڈیشن کے لئے ۵۰ لاکھ روپے فراہم کر دکھائیں تا احمدیت کی صداقت کا ایک اور درخشندہ و تابندہ نشان ظاہر ہو اور دنیا ایک بار پھر دیکھ لے کہ جماعتِ احمدیہ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ کی مصداق ہے۔

پس اے شمعِ خلافت کے پروانو! اور اے اپنے آقا حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ دلی محبّت و عقیدت اور جاں نثاری و فداکاری کا دعوےٰ کرنے والو! یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے۔ آؤ، اور اپنی استطاعت کے مطابق فاؤنڈیشن کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کر کے دنیا پر ثابت کر دکھاؤ کہ تم حضرت فضلِ عمر رضؓ کے ساتھ اپنے دعوئ محبّت و عشق میں صادق ہو اور یہ کہ تم اپنے اس صدق و وفا کے بل پر حضور رضؓ کے جاری کردہ کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرو گے۔ آؤ! اور خدا کے عطا کردہ اموال میں سے جو اُس نے تمہیں حضرت فضلِ عمر رضؓ کے متبعین میں شامل ہونے کی برکت سے اپنی رحمت اور فضل کے نشان کے طور پر عطا کئے ہیں، حضرت فضلِ عمر رضؓ کے نامِ نامی اور اسمِ گرامی پر قائم ہونے والے ادارہ کیلئے دل کھول کر چندہ دو، والہانہ انداز میں آگے بڑھ بڑھ کر چندہ دو، اور اتنا چندہ دو کہ اگر اس راہ میں تمہیں تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرو بلکہ اس تکلیف کو اللہ تعالےٰ کا ایک انعام اور اس کا ایک فضل جانو۔ خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے جن عظیم الشان کاموں کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انہی کاموں کے لئے تمہیں اپنی زندگی میں مالی قربانیوں پر ابھارتے ہوئے ایک نصیحت فرمائی تھی۔ وہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے اور حرزِ جان بنانے کے قابل ہے۔ وہ ہمیشہ تمہارے پیشِ نظر رہنی چاہیئے۔ حضور رضؓ نے فرمایا تھا:۔

"جماعتِ احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے لیکن صحابہؓ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اسی طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہؤا کرتی اسی طرح (سورۂ ابراہیم کی آیت امر میں) جہاں خرچ کا حکم دیا ہے وہاں سِرًّا کو پہلے رکھا ہے، یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہو گا ظاہر ہے اس کے لئے طبیعت کو اُبھارنا نہیں پڑے گا بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہو گی پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت اصل انفاق ہے جو طبعی ہو نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو اور خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے دوسرے کے

کہنے کی ضرورت ہو۔ جب جماعتِ احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائیگا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضہ نظر آئیگا تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۸۱ ، ۴۸۲)

یاد رکھو اور اس امر کو کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ خدا تعالےٰ نے خلافتِ ثالثہ کی برکت سے ترقیات کی نئی راہیں کھولنے کے لئے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھوائی ہے۔ پس ترقیات کی ان نئی راہوں کے کھلنے میں اپنے آپ کو حصہ دار بنانے کے لئے تم بھی صحابہؓ والے انفاق کا نمونہ قائم کر دکھاؤ۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں حصہ لو، طبعی جوش کے ماتحت حصہ لو اور ایسے والہانہ رنگ میں حصہ لو کہ تمہیں تحریک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے بلکہ تمہارے بڑھے ہوئے جوش اور اپنے اوپر غربت وارد کرنے کے جذبہ کو دیکھ کر حضرت امیر المومنین کو تمہارے جوش کو روکنے کی ضرورت محسوس ہونے لگے۔

اے محمودؓ کے نام پر مٹنے والے، محمودؓ کے ایازصفت جاں نثارو! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انفاق فی سبیل اللہ کی راہ میں تمہاری سابقہ روایات اور طبعی جوش کے پیشِ نظر پہلے ہی اس کے ظہور کو ایک حد تک روکنے کی راہ نکال دی ہے اور وہ یہ کہ تم حسبِ استطاعت جتنی بھی بڑی سے بڑی رقم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پیش کرنا چاہتے ہو اسے تم تین سالانہ قسطوں میں ادا کر سکتے ہو۔ اس سہولت اور رعایت کی موجودگی میں تمہارے لئے اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ تم تین سالانہ قسطوں میں خطیر سے خطیر رقم بآسانی ادا کر کے حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ اپنے بے پناہ جذبۂ محبت و عشق اور فدائیت کا ثبوت دے سکتے ہو اور اس طرح دنیا پر ثابت کر سکتے ہو کہ حضورؓ کے اَن گنت احسانوں پر تمہارا جذبۂ شکر گزاری کسی حال میں بھی ماند نہیں پڑ سکتا بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ جذبہ بفضل اللہ تعالےٰ فزوں سے فزوں تر ہی ہوتا چلا جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سہولت اس لئے بھی دی ہے کہ اس فنڈ میں حصہ لینے کے طبعی جوش میں پاسبانِ عقل دل کا ساتھ نہ چھوڑ دے یعنی تم اس فنڈ میں تو دل کھول کر حصہ لو لیکن صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے لازمی چندوں اور دیگر مالی تحریکات سے غافل ہو جاؤ۔ جہاں سیدنا حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احساناتِ بے پایاں پر شکر گزاری اور احسان مندی کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ تم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں اپنی استطاعت کی آخری حد تک بڑھ چڑھ کر حصہ لو یہاں تک کہ اپنی قربانی کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھاؤ وہاں ہوش مندی اور فرض شناسی کا تقاضہ یہ بھی ہے کہ ساتھ ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے جو مستقل نوعیت کے حامل ہیں ہرگز غفلت نہ برتو۔ ایک سعادت حاصل کرتے کرتے دوسری سعادت سے محرومی نہ اختیار کرو، تم قابلِ ستائش اور عند اللہ فائز المرام اسی وقت ٹھہرو گے جب بیک وقت دونوں سعادتیں تمہارے حصہ میں آئیں اور ایک سعادت دوسری سے محرومی کا سبب نہ بننے پائے۔ لازمی چندہ جات میں کمی آئے بغیر تمہیں حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ اپنے بے پناہ جذبۂ عشق و محبت کا ثبوت دینا ہے اور ایسا ثبوت دینا ہے کہ زمین پر اغیار تک عش عش کر اٹھیں اور آسمان پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے تمہارے جذبۂ قربانی کو دیکھ کر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھیں اور خدا خود تم سے راضی ہو کر اپنے خاص مخلص بندوں میں تمہارا شمار کرے اور تمہیں اپنی خاص خوشنودی سے نوازے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خاطر ہی کہ تم اپنی اس دوہری ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکو تمہیں یہ سہولت دی ہے کہ تم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں اپنے حصہ کی خطیر رقوم تین سالانہ قسطوں میں ادا کر سکتے ہو۔

پھر تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر چندہ دینے میں عجلت سے کام لو اور اس خیال کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ پانے دو کہ ابھی سالِ اول ختم ہونے میں سات ماہ باقی ہیں سال کے آخر تک پہلی قسط ادا کر لیں گے۔ اول تو اس قسم کا خیال بے اعتنائی پر مبنی ہوتے ہوئے جذبۂ عشق کے منافی ہے کیونکہ عشق کا تقاضا تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ ہے کہ ؎

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اوّل کسے کہ لافِ تعشق زند منم

دوسرے قسط اول بلا توقف اور فی الفور ادا کرنی اس لئے بھی ضروری ہے کہ جولائی تک جو رقوم جمع ہوں گی انکی اطلاع حکومت کو دینا ہوگی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو باقاعدہ رجسٹر کرایا جا چکا ہے اور حکومت اس کی آمدنی کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے چکی ہے لہٰذا موصول ہونے والی رقوم سے حکومت کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ اگر جولائی تک کم از کم سات آٹھ لاکھ روپیہ جمع نہ ہو تو پھر دعویٰ دارانِ محبت کے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

پس اے حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنے والو! اور اے عاشقانِ محمودؓ میں شمار کئے جانے پر فخر کرنے والو! وقت کی نزاکت کو پہچانو۔ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں روپے ارسال کر کے جولائی تک موصول ہونے والی رقوم کی مقدار بہرطور سات آٹھ لاکھ روپے تک پہنچا دو۔ اپنی پوری طاقت صرف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو اور کسی حال میں بھی اپنے جذبۂ عشق و محبت اور جاں نثاری و فداکاری پر آنچ نہ آنے دو۔ جرأت رندانہ اور جذبۂ بے اختیار سے کام لے کر ثابت کر دکھاؤ کہ تم عاشقِ صادق ہو اور جوئے شیر نکال لانا تمہارے لئے نہ صرف یہ کہ مشکل نہیں بلکہ بے انتہا سہل ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عشق و محبت کے اس امتحان میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دستگیری فرماتے ہوئے قربانی و ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی سعادت بخشے جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے اور وہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مقدس یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی سلامتی بھیجیں اور اس بات پر فخر کریں کہ وہ ان ایثار پیشہ بزرگ اباء کی اولاد ہیں جنہوں نے چودہ سو سال بعد قربانی و ایثار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ پھر زندہ کر دکھایا اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنتِ ابدی میں بسیرا کیا۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آسمان سے اپنے فرشتے اتار جو ہمارے دلوں میں خود تحریک کر کے ہم سے وہ قربانی کرائیں کہ جو فی زمانہ اپنی مثال آپ ہو اور پھر اے ذو المجد والعطاء تو خود ہی ہماری اس قربانی کو قبول فرما اور ہمیں اپنے فضل سے اپنی جناب میں سُرخرو کر۔

آمین یا ارحم الراحمین

(بشکریہ ماہنامہ "انصار اللہ")

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں

تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ جولائی تک جاری رہیگی

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے ۳۱ جولائی ۶۶ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر۔ حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں جبکہ موسمِ گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجوایٹ، ملازم ہوں یا تاجر، کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ۔ لیکن قرآنِ کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام، پتہ، تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست ۲۰ جون تک نظارت اصلاح وارشاد میں بتوسط امراء و صدر صاحبان بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق قیام و طعام کے ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت سیدہ اُمّ متین و حضرت سیدہ مہر آپا کا ملتان و خانیوال میں ورودِ مسعود

مختلف مقامات پر جلسے اور اہم تربیتی تقاریر

مرتبہ: محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ۱۲ مئی بروز ہفتہ بذریعہ چناب ایکسپریس ملتان تشریف لائیں آپ کے ہمراہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان بھی تھیں۔ آپ کا استقبال ملک عمر علی صاحب کی کوٹھی پر کیا گیا قریباً یکصد خواتین نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ استقبال کے بعد خواتین نے معزز مہمانوں سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے بڑی خندہ پیشانی اور محبت و خلوص کے ساتھ تمام خواتین سے مختصر گفتگو فرمائی۔

پیراں غیب میں جلسہ

۱۳ مئی کو صبح نو بجے چوہدری بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر ایک جلسہ عام کا انعقاد ہوا۔ حضرت سیدہ مہر آپا نے صدارت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مختصر طور پر ان کا تعارف کرایا۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سیرت النبی کے موضوع پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف خیر البشر تھے بلکہ انبیاء کے سردار اور خاتم النبیین بھی تھے۔ آپؐ پر قرآن پاک جیسی بے مثل کتاب کا نزول ہوا اور اس کتاب کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے الفاظ کے ساتھ فرمایا جبکہ پہلی شریعتیں نہ تو ہر لحاظ سے کامل تھیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ لیکن قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے مکمل ضابطۂ حیات کی صورت میں نازل فرمایا جب تک مسلمان قرآن پاک کی تعلیم پر عمل پیرا رہے۔ ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقیات ان کے قدم چومتی رہیں۔ آج مسلمان قرآن پاک سے غفلت برت کر ہر طرح ذلیل و خوار ہو رہے ہیں حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عشق کا دعویٰ اس وقت تک جھوٹا اور بے بنیاد ہے جب تک کہ ہم قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہوں۔ لہٰذا قرآن پاک کو پڑھنا اور باترجمہ پڑھنے کے بعد اس کے مطالب کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا ہمیں ہر قسم کی کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر دے گا۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی معنوی حفاظت کا وعدہ یوں فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا رہا جو اسلام کی تعلیم پر زور دے کر مسلمانوں کو ان کی کمزوریوں اور غفلتوں سے آگاہ کرتا رہا ہے۔ چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اسلام کے تنِ مردہ میں از سر نو روح پھونکی۔

آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے سرشار تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی آپؑ کے لئے باعث فخر تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کسی نئے مذہب کو پیش نہیں کیا بلکہ اسلام کی صحیح تصویر اس کفر و الحاد کے زمانے میں پیش کی ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کے بعد کالونی کی معزز خواتین نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سے چند سوالات دریافت کئے۔ جن کا تعلق مسئلہ وفات مسیح و مسئلہ نبوت سے تھا۔ محترمہ موصوفہ نے قرآن پاک کی آیات کے ذریعہ جواب دئے۔ اکثر خواتین بہت اچھا اثر لے کر رخصت ہوئیں۔

ملتان چھاؤنی میں تقاریر

۱۳ مئی بوقت چھ بجے شام ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان کی کوٹھی پر ایک شاندار جلسۂ عام کا اہتمام کیا گیا۔ کرسی صدارت پر بیگم شیخ غلام مصطفیٰ صاحب پراچہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر رونق افروز تھیں تلاوت و نظم کے بعد محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ ملتان صدر نے سپاسنامہ پیش کیا۔ استقبالیہ ایڈریس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا نے "رسول کریمؐ کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے موضوع پر پُر اثر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول پاکؐ صنفِ نازک کے عظیم الشان مصلح اور محسن کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپؐ نے وحشت و درندگی کو دور کر کے عورت کو انسانیت کا اعلیٰ مقام عطا کیا یہاں تک کہ مرد و عورت کو معاشرہ میں مساوات کا درجہ عطا فرمادیا۔ عورت سے حسن و سلوک کو اخلاق کا اعلیٰ معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا

خیرکم خیرکم لاھلہ

آپؐ نے عورتوں سے محبت اور حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔ اسلام نے عورت سے جس بہترین سلوک کی تعلیم دی ہے اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ آپؐ کے ذریعہ عورتوں کو معاشرہ میں انتہائی اونچا مقام عطا ہوا۔ اگر مسلمان عورتیں قیامت تک متواتر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو بھی ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرت رسول کریمؐ کے احسان کا بدلہ صرف ایک ہی صورت میں ادا ہو سکتا ہے وہ یہ کہ مسلمان عورتیں۔ تن، من اور دھن سے اسلام کی خدمت کریں۔ اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے نہایت موثر انداز میں پڑھی گئی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ فاتحہ اور درود شریف کی تلاوت سے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ہزاروں مصلح ریفارمر اور لاکھوں انبیاء گذرے ہیں۔ لیکن ان تمام لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر شخص اس چیز کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایک ہی وجود اکمل ترین ہے۔ جس کے اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ کرنے کے بعد دل کی گہرائیوں سے بے اختیار اللھم صلی علی محمد کے الفاظ نکلتے ہیں۔ آپؐ کے اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت صفات میں سے چار صفات ام الصفات کہلاتی ہیں رب العلمین۔ الرحمان۔ الرحیم اور مالک یوم الدین۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ ان چاروں صفات کے مظہر تھے

حضرت سیدہ محترمہ نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح آپ نے ان چاروں صفات کا مظہر ہونے کے بہترین نمونے پیش فرمائے۔ آپ کی تقریر سوا گھنٹہ جاری رہی۔ آخر میں بیگم پراچہ صدر صاحبہ نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ اسلام کے نور اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے تمام دنیا کو روشناس کرانے کا فرض ادا کر رہی ہے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد تین صد سے متجاوز تھی۔ اس میں خاصی تعداد غیر احمدی مستورات کی بھی تھی۔ ملتان کے علاوہ خانیوال۔ بورے والا۔ مظفر گڑھ وہاڑی۔ ساہیوال کوٹ۔ بہاولپور اور منٹگمری سے بھی بہت سی خواتین تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ۱۳ مئی کو صبح ۹ بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ملتان شہر، چھاؤنی اور گلگشت کالونی کی مجالس عاملہ کے ارکان کو خطاب فرمایا جس میں ان کو ان کے کام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان کی رہنمائی فرمائی۔ عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نبھانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے نوجوان بچیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انہیں قرآن پاک ناظرہ اور قرآن پاک باترجمہ سکھانے کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اور مرکز میں تعلیم القرآن کلاس میں اپنی بچیوں کو بھجوائیں تاکہ وہاں سے وہ صحیح تعلیم کا طریقہ سیکھ آئیں۔ بچیوں میں دین سے محبت کا جذبہ پیدا کریں۔ حدیث کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں اور درثمین کے اشعار زبانی یاد کروائیں۔ نیز آپ نے خدا تعالیٰ کی خاطر آپس کے جھگڑے چھوڑ دینے باہمی تعاون کرنے ایک دوسرے کی چشم پوشی کرنے اور مرکزی عہدیداران اور مقامی امیر کی اطاعت پر زور دیا۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے نسبتی بھائی عزیزم شریف احمد خان لمبے عرصہ سے قلب و جگر اور دورِ سرعت عوارض سے بیمار ہیں اور بیماری شدت اختیار کر رہی ہے۔ سخت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نور الحق انور مبلغ مشرقی افریقہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لجنات اماء اللہ کی طرف سے مختلف مقامات پر اصلاح و ارشاد کے جلسے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ اصلاح و ارشاد کے سال رواں کے پروگرام میں ایک اہم شق یہ بھی تھی کہ لجنات کم از کم ایک مرتبہ خاص اہتمام کے ساتھ اصلاح و ارشاد کے جلسے منعقد کریں تاکہ احمدیت کے متعلق مستورات میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ اس پروگرام کے تحت متعدد مقامات پر لجنات نے جلسے منعقد کئے جو کہ بہت کامیاب رہے۔ راولپنڈی، پشاور، مردان اور ایبٹ آباد، لاہور، سرگودھا اور ملتان میں خاص اہتمام کے ساتھ یہ جلسے لجنات کے زیر اہتمام منعقد ہوئے۔ ان میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے بھی بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اہم تقاریر فرمائیں جو کہ بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہیں۔ ان جلسوں میں غیر احمدی مستورات کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات سے بھی جلسوں کے انعقاد کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

حیدر آباد ۲۵ اپریل کو احمدیہ ہال میں جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ کثرت سے غیر از جماعت خواتین شریک ہوئیں۔ خواتین میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

ملتان شہر ۱۰ اپریل کو جلسہ منعقد ہوا۔ مقامی مربی صاحب کی تقریر کے علاوہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح۔ صدر صاحبہ حلقہ گلگشت کالونی۔ اور محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے تقاریر کیں۔

کوئٹہ ۸ مئی کو مسجد احمدیہ کوئٹہ کے ملحقہ میدان میں شامیانے لگوا کر خاص اہتمام سے جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ۔ پروین طاہرہ صاحبہ اور استانی امۃ العزیز صاحبہ نے تقاریر فرمائیں۔ بعد میں تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

ملتان چھاؤنی ۲۴ اپریل کو جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبد الحکیم صاحب جوزا مربی سلسلہ کے علاوہ محمودہ بیگم صاحبہ، امۃ القیوم صاحبہ اور امۃ الحی صاحبہ نے تقریریں کیں۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔

جہلم یکم مئی کو جلسہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ مختلف تبلیغی مسائل پر تقریریں ہوئیں۔

ڈنڈوت ضلع جہلم ۲۴ اپریل کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جہلم کے زیر اہتمام ڈنڈوت ضلع جہلم میں بھی اصلاح و ارشاد کا جلسہ ہوا۔

ڈیرہ غازیخاں جلسہ اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔ تنویر ہاشمی۔ جمیلہ ہاشمی، نگہت ہاشمی۔ ہتین ہاشمی۔ جمیلہ شمس۔ عابدہ ملک۔ رضیہ چودھری اور اہلیہ محمد صدیق صاحب ہاشمی نے مضامین پڑھے اور تقریریں کیں۔

کنری مورخہ ۱۰ اپریل کو جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ کے لئے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔ جو بشریٰ نسیم صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ صفیہ بیگم صاحبہ۔ شاہدہ قدسیہ۔ ایس بی ریحانہ اور صدر لجنہ کنری نے تقاریر کیں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ برادرم میجر حبیب احمد صاحب آف راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ قارئین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حاجی محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر تحریک جدید حلقہ گجرات و جہلم

۲۔ خاکسار تین ماہ سے بیمار ہے۔ درخواست دعا ہے۔ (لطف الرحمٰن خالد حال ڈنڈوت ضلع ککرالہ)

۳۔ میرے خالہ زاد بھائی نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے نیز خاکسار اور میرے دوسرے بھائی مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ہماری اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعید احمد ابن ڈاکٹر سردار علی صاحب مرحوم)

۴۔ مکرم صوفی خلیل احمد صاحب کینیڈا مزید ٹریننگ کے سلسلہ میں گئے ہیں۔ ان کی کامیابی اور بخیریت مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل اعلیٰ اول تحریک جدید)

۵۔ خاکسار ٹیکسٹائل ٹکنالوجی (سپننگ) سال سوم کا امتحان دینے والا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست ہے۔ عبد الرزاق مغربی پاکستان کالج آف ٹیکسٹائل ٹکنالوجی لائلپور

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ریلوے میں اپرنٹس ڈرافٹس مین کی ضرورت

اسامیاں ۳۰۔ عرصہ ٹریننگ ۲ سال۔ تنخواہ ۱۷۵-۳۵۰۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس ڈرائنگ۔ عمر ۲۲/۶/۶۶ کو ۱۶ تا ۲۱

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۲۲/۶/۶۶ معرفت دفتر روزگار (پ۔ٹ ۲۹/۵/۶۶)

۲۔ ریلوے میں ڈپو کلارکس درجہ اول کی ضرورت

اسامیاں ۲۵۔ تنخواہ ۱۱۵-۱۷۵

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ عمر ۲۵/۶/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۲۵/۶/۶۶ تک معرفت نزدیکترین دفتر روزگار۔ (پ۔ٹ ۲۹/۵/۶۶)

۳۔ لائسنسڈ ٹورسٹ گائیڈز

متوقع آمد ۴۰۰/- ماہوار۔ تحریری امتحان۔ انٹرویو۔ ٹریننگ کورس

شرائط: سینئر کیمبرج۔ یونیورسٹی گریجوایٹس کو ترجیح۔ عمر ۲۰ تا ۴۰۔ واقفیت عامہ اور انگریزی بولنے میں مہارت۔

درخواستیں معہ نقول مجوزہ فارم میں ۱۵/۶/۶۶ تک بنام ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف ٹورزم گورنمنٹ آف پاکستان سنٹرل ہوٹل بلڈنگ کلب روڈ۔ کراچی۔ فارم حکومت پاکستان کے ٹورسٹ دفاتر سے (پ۔ٹ ۲۹/۵/۶۶)

۴۔ داخلہ گیارھویں کلاس ملٹری کالج سرائے عالمگیر (جہلم)

پری انجینئرنگ گروپ و آرٹس

درخواستیں ۱۰/۶/۶۶ تک بنام کمانڈنٹ کالج۔ مجوزہ فارم و پراسپکٹس دو روپے کا پوسٹل یا منی آرڈر بھیجکر۔

ترجیح (۱) فوجیوں کے بیٹوں کو (۲) کھلاڑیوں کو (۳) فرسٹ ڈویژن کے امیدواروں کو (۴) ۱۷ سال سے کم عمر والوں کو (پ۔ٹ ۲۷/۵/۶۶)

۵۔ کلرک درجہ اول۔ مکینیکل ورکشاپ مغلپورہ

اسامیاں ۵۰۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ ایف اے۔ ایف ایس سی یا بی اے کے لئے ٹائپ کی شرط نہ ہوگی۔ عمر ۳/۶/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۳/۶/۶۶ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (ورکشاپس) پی ڈبلیو ریلوے مغلپورہ (پ۔ٹ ۲۸/۵/۶۶)

۶۔ آرمی میں جونئیر شارٹ سروس کمیشن

وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۵۰/-۔ ریگولر کمیشن بھی بعد میں مل سکے گا۔

شرائط: انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ قد ۵-۲

درخواستیں ۱۰/۶/۶۶ تک بنام اے جی برانچ۔ پی اے ۳ (اے)۔ جی ایچ کیو راولپنڈی بشمول دو عدد فوٹو و نقول سندات و پوسٹل آرڈر مالیتی ۵/- روپے (پ۔ٹ ۲۸/۵/۶۶)

۷۔ داخلہ جے ایس وی کلاس

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۱/۶/۶۶ تک بنام ہیڈ ماسٹر متعلقہ ٹریننگ سکول (پ۔ٹ ۲۷/۵/۶۶) (ناظر تعلیم)

۸۔ آرمی میں شارٹ سروس کمیشن

وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۵۰/- حسب قواعد ریگولر کمیشن بھی مل سکتا ہے۔

شرائط: انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ۱/۶/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۲ یعنی تاریخ پیدائش ۲/۶/۴۴ اور ۱/۶/۴۹ کے درمیان قد ۵-۲ ۔ درخواستیں ۱۰/۶/۶۶ تک بشمول دو عدد مصدقہ فوٹو و مصدقہ نقل تعلیمی سرٹیفکیٹ و پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام اے جی برانچ پی اے ۳ (اے) جی ایچ کیو راولپنڈی۔ فارم کسی دفتر بھرتی سے (پ۔ٹ ۲۸/۵/۶۶)

(ناظر تعلیم)

ہمدرد نسواں (لیکوریا) دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● احمد آباد یکم جون۔ بھارت کے سروودیہ لیڈر جے پرکاش نارائن نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان کے درمیان جھگڑا ختم نہ ہوا تو چین برصغیر کے معاملات میں مداخلت کرے گا۔ انہوں نے کل احمد آباد میں نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کو اپنے جھگڑے جلد طے کر لینے چاہئیں اور مجھے امید ہے کہ دونوں ملکوں کے رہنما دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اعلان تاشقند کی پابندی کرتے رہیں گے۔ اور اپنے اختلافات طے کریں گے۔ مسٹر نارائن نے امریکہ اور روس سے بھی پاکستان اور بھارت کے معاملات میں مداخلت کرنے کی اپیل کی انہوں نے کہا کہ اگر ان کے جھگڑے ختم نہ کئے گئے تو چین صورت حال سے فائدہ اٹھا کر برصغیر میں مداخلت کرے گا۔

● نئی دہلی یکم جون۔ بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے پھر کہا ہے کہ ان کا ملک ایٹمی ہتھیار بنانے پر یقین نہیں رکھتا تاہم ایٹمی طاقت کو پرامن کاموں میں استعمال کرنے کے منصوبے پر عمل کرتا رہے گا۔ وہ کل تیسرے پہر ایک جاپانی نامہ نگار سے گفتگو کر رہی تھیں جسے جاپان کی ایٹمی ہتھیاروں کی مخالف کمیٹی نے بھیجا ہے۔ مسز گاندھی نے کہا بھارت میں بعض لوگ ایٹمی ہتھیار بنانے کے حق میں ہیں لیکن ان ہتھیاروں سے نہ تو ہم طاقتور بن سکتے ہیں اور نہ ہی جنگ کے خطرہ کو ٹال سکتے ہیں۔ اگر بھارت نے ایٹمی ہتھیار بنالئے تو اس کے نتیجہ میں ہمسایہ ملک بھی یہ ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کریں گے اس صورت حال سے جنگ کا خطرہ کم ہونے کی بجائے اور بڑھ جائے گا۔

● لندن یکم جون۔ برطانیہ کے عیسائی مبلغ مائیکل سکاٹ نے متنبہ کیا ہے کہ ہندوستان نے حریت پسند ناگاؤں سے اپنے تنازعہ میں کسی تیسرے فریق کو مصالحت کنندہ کے طور پر قبول نہ کیا تو ناگاؤں کے علاقہ میں وسیع پیمانہ پر قتل و غارت ہوگا۔ پادری سکاٹ کا یہ بیان انگلستان کے ہفت روزہ نامہ ٹائمز میں شائع ہوا ہے۔ پادری مائیکل سکاٹ کو جو ناگالینڈ کے امن مشن کے رکن تھے ہندوستان نے پچھلے دنوں ناگالینڈ سے نکل جانے کا حکم دیا تھا چنانچہ وہ انگلستان چلے گئے انہوں نے اپنے بیان میں یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستانی حکومت مصالحت کنندہ کے تقرر کی تجویز قبول نہیں کرے گی۔

● شیلانگ یکم جون۔ میزو قبائل کی سرگرمیاں پھر تیز ہو گئی ہیں آسام میں میزو کے پہاڑی علاقے میں بھارتی فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں تیس میزو قبائلی مارے گئے۔ اس جھڑپ میں دو سو میزو شریک تھے۔

قبل ازیں جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں ان میں بتایا گیا ہے کہ دو دن کی جھڑپوں میں پندرہ افراد ہلاک ہوئے۔ یاد رہے میزو قبائل ۱۹۵۳ء سے آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

● ایوب ہال یکم جون۔ قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں سابق سرکاری ملازموں سے متعلق ایک سرکاری بل پیش کر دیا گیا۔ اگر یہ بل منظور ہو گیا تو پھر آئندہ تمام سرکاری ملازم مرکزی حکومت کی پیشگی اور تحریری اجازت کے بغیر کسی غیر ملکی حکومت یا ادارے کی ملازمت نہیں اختیار کر سکیں گے وزارت خارجہ کی طرف سے پیش کئے جانے والے بل کی رو سے کوئی سابق سرکاری ملازم جو اس وقت کسی غیر ملکی ادارے یا حکومت کا ملازم ہے قانون کی منظوری کے بعد حکومت کی اجازت کے بغیر تین ماہ سے زائد ملازمت پر نہیں رہ سکے گا۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک سال قید سخت پانچ ہزار روپے جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی۔

● سیگاؤں یکم جون۔ منگل کی صبح کو بدھ کے ایک پگوڈا کے اندر ایک سترہ سالہ لڑکی نے خود کو جلا کر خودکشی کر لی جنوبی ویت نام میں فوجی حکومت کے خلاف بدھوں کی تازہ مہم میں آگ سے جل مرنے کی یہ پانچویں واردات ہے

جنوبی ویت نام کے ایک بدھ لیڈر نے دھمکی دی ہے کہ جب تک صدر جانسن ویت نام سے متعلق اپنی پالیسی تبدیل نہیں کریں گے میں کنواری بدھ بھکشنی کی خودکشی کی ذمہ داری امریکہ کے صدر جانسن پر ہی ڈالوں گا۔

● بنکاک یکم جون۔ انڈونیشیا اور ملائشیا کے امن کے مذاکرات بہتر طور پر چل رہے ہیں۔ کل دونوں ملکوں کے نمائندوں نے مذاکرات کا دوسرا دور شروع کیا۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ آدم ملک اور ملائشیا کے نائب وزیر اعظم تنکو عبدالرزاق اور انڈونیشیا اور ملائشیا کے سہ سالہ جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے سمجھوتے پر رضامند ہو گئے ہیں لیکن انہوں نے امن کا فارمولا ہنوز مرتب کرنا ہے۔ توقع ہے کہ وہ اپنے وطن واپس لوٹنے سے پہلے فارمولا مرتب کریں گے۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار۔ ربوہ
سے حاصل کریں،
(مینیجر)

ایجنٹ حضرات کی ضرورت ہے،
رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ادارہ ریویو کی دوسری مطبوعات کی فروخت کے لئے ایجنٹ حضرات کی فوری ضرورت ہے، خواہشمند اور مخلص نیوز ایجنٹ حضرات ایجنسی کے لئے دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں۔
دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۳

ھو الشافی
بے بی ٹانک (BABY TONIC)
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، اسہال، بدہضمی، دانت نکلنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کا کامیاب علاج ہے
بڑی شیشی -/۳ چھوٹی شیشی ۱/۲۵ خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

واقفینِ وقفِ عارضی کے وفود

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کی طرف روز بروز بڑھ رہی ہے اس وقت تک کئی سو اصحاب نے اپنے نام بطور واقف پیش فرمائے ہیں۔ جنہیں پروگرام کے مطابق مختلف مقامات پر بھجوایا جارہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جگہ کا تعین ہوتا ہے اور خود حضور امیر وفد مقرر فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جہاں جہاں بھی ان واقفین کے وفود پہنچے ہیں وہاں پر اچھا اثر ہوا ہے اور خوشکن نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

ماہ مئی میں جو احباب جماعت بطور واقف مختلف مقامات پر تشریف لے گئے ان کے اسمائے گرامی بغرض تحریک دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

۱۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب بی اے ربوہ
۲۔ قریشی فضل حق صاحب دکاندار ربوہ
۳۔ ملک مظفر احمد صاحب مغل پورہ لاہور
۴۔ خواجہ محمد ظہور الدین صاحب لاہور
۵۔ مولوی سراج الدین صاحب جھنگ صدر
۶۔ خان محمد ایوب خان صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۔ خلیفہ طاہر احمد صاحب ایم اے کوئٹہ
۸۔ چوہدری محمد حیات صاحب لورالائی
۹۔ مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۔ مولوی محمد تقی صاحب ربوہ
۱۱۔ قریشی محمد احمد صاحب ملتان
۱۲۔ چوہدری نور محمد صاحب گرمولہ ورکاں (گوجرانوالہ)
۱۳۔ شیخ عنایت اللہ صاحب ضلع سرگودھا
۱۴۔ کیپٹن ملک خادم حسین صاحب ربوہ
۱۵۔ مولوی سلطان محمود صاحب شاہ پور صدر

احباب کا فرض ہے کہ وقف عارضی کی تحریک میں جلد تر شمولیت فرمائیں۔ اس تحریک کے ماتحت وقف کرنے والے احباب اپنے خرچ پر مقررہ مقام پر تربیتی و تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم کا اہتمام فرماتے ہیں یہ وقف کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مقرر فرمایا ہے جماعت کے تمام احباب کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔

آٹے کی قیمت مقرر کر دی گئی!

لاہور ۲ رجون۔ حکومت مغربی پاکستان نے سرکاری گوداموں پر گندم کی قیمت فروخت سوا سترہ روپے من مقرر کی ہے

حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ رولر فلور ملوں کا تیار کردہ آٹا مل میں سوا اٹھارہ روپے من فروخت کیا جائے گا۔ گندم اور آٹے کی قیمت میں بوری کی قیمت بھی شامل ہوگی۔

پاکستان بیرونی امداد کو ملکی وسائل کا متبادل نہیں سمجھتا

منصوبہ بندی کمیشن کے نئے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم احمد کی پریس کانفرنس

کراچی ۲ رجون۔ منصوبہ بندی کمیشن کے نئے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم احمد نے کہا کہ امدادی ادارہ سے پہلے سال کے لئے پچاس کروڑ ڈالر امداد ملنے کی امید نہیں تاہم انہوں نے امید ظاہر کی کہ ادارہ سے اگلے سال کے لئے امداد مل جائے گی۔

مسٹر احمد اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے بعد کل اخباری کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پاکستان کی اقتصادی پالیسیوں کے نئے رجحانات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ہم بیرونی امداد کو اپنے ملکی وسائل اور قوتوں کا متبادل نہیں سمجھتے بلکہ اسے محض ترقی کی رفتار تیز کرنے کا ایک ذریعہ تصور کرتے ہیں۔

مسٹر احمد نے بتایا کہ امدادی ادارے کا اجلاس اس سال جولائی کے اوائل میں منعقد کئے جانے کی توقع ہے رکن ممالک کے مطالعہ کے لئے پاکستان نے تمام متعلقہ دستاویزات بھیج دی ہیں۔ چونکہ ہمارا دعویٰ ٹھوس بنیاد پر مبنی ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ امدادی ادارہ سے ضروری امداد مل جائے گی۔ تیسرے منصوبے کے پہلے یعنی موجودہ مالی سال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا پاکستان دو طرفہ سمجھوتوں کے ذریعہ امدادی ادارہ کے رکن ممالک سے ۲۴ کروڑ ستر لاکھ ڈالر (تقریباً ایک ارب ساڑھے تئیس کروڑ روپے) حاصل کر چکا ہے امدادی ادارہ سے اس سال کے لئے پچاس کروڑ ڈالر کی باقی امداد ملنے کی امید بہت کم ہے کیونکہ اس سال کے ختم ہونے میں بمشکل ۳۰ دن رہ گئے ہیں۔

انہوں نے ایک سوال پر بتایا اگر امدادی ادارہ سے متوقع امداد حاصل نہ ہوئی تو پاکستان متبادل ذرائع سے امداد حاصل کرنے کے علاوہ اپنے ملکی وسائل کو زیادہ سے زیادہ کام لائے گا انہوں نے کہا اقتصادی کونسل نے تیسرے منصوبہ کی من عن تصدیق کر کے اس اعتماد کا اظہار کیا جو حکومت کو اپنے عوام پر ہے ہمیں یقین ہے کہ ہماری قوم ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دے سکتی ہے۔

مسٹر احمد نے انکشاف کیا کہ تیسرے منصوبہ کے پہلے سال کے دوران ترقی کی شرح ۶½ فیصد کی جائے گی پہلے یہ شرح ۵½ فیصد مقرر کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ زرعی معیشت کی ترقی پر بھی زور دینا چاہیئے تاکہ ملک کی زرعی پیداوار بڑھے اور دیہی عوام کی قوت خرید میں اضافہ ہو۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مبشرہ بدر بعمر ۹ ماہ بنت شیخ خادم حسین صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر وزارت خارجہ کراچی میں قریباً ۱۸ یوم سے بیمار چلی آرہی ہے ۱۲ دن قبل نازک حالت میں سول ہسپتال کراچی میں داخل کروایا گیا تھا ایک ہفتہ کے بعد حالت کچھ سنبھلنے پر گھر لے آئے لیکن چار دن بعد پھر حالت خراب ہوگئی اور اب وہ EPIDEMIC HOSPITAL میں داخل ہے بہت زیادہ بخار رہنے کی وجہ سے دماغ پر اثر ہے اور حالت تسلی بخش نہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم بچی کو معجزانہ شفا عطا فرمائے آمین۔

(عبدالشکور اسلم A-29/1/2 ڈرگ کالونی کراچی ۲۵)

تیسرا پنجسالہ منصوبہ ہماری اقتصادی خودداری کا ضامن ہے

منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے عوام حکومت سے تعاون کریں (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲ رجون۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ ترقی پذیر قوموں کے لئے اقتصادی خودداری اور آزادی بھی سیاسی آزادی کی طرح انتہائی اہم ہے اور ہمارا پانچ سالہ منصوبہ ہماری اقتصادی خودداری کا ضامن ہے۔ صدر ایوب نے جو کل رات ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام اپنی ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے۔ کہا کہ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اس منصوبے کو پوری طرح کامیاب بنانے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔ صدر نے کہا کہ اس تعاون میں ہم میں سے ہر شخص کو کچھ نہ کچھ قربانی دینی پڑے گی۔ لیکن جس قوم نے ایثار کی فضا میں نشوونما پائی ہو اور قربانی کی روایات جس کی رگوں میں رچی ہوئی ہوں اس کے لئے موجودہ مالی تقاضے کوئی بہت بڑا چیلنج نہیں ہیں

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں قومی مسائل کے سلسلہ میں موجودہ مالی سال کا جائزہ لیا جو اس ماہ کے آخر میں ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سال ہمارے لئے کئی اعتبار سے آزمائش کا سال تھا۔ سب سے پہلے تو اقتصادی امداد کے لئے غیر ممالک کے امدادی ادارے کا اجلاس ملتوی ہوگیا۔ جس سے اقتصادی منصوبوں کے لئے بیرونی امداد کا معاملہ التوا میں پڑ گیا۔ اس کے بعد ستمبر میں بھارتی حملے کی وجہ سے صورت حال ہنگامی ہوگئی۔ یہ بہت نازک وقت تھا لیکن باہمت پاکستانیوں نے دلیری کے ساتھ صورت حال کا مقابلہ کیا۔ ان حالات میں دفاعی اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے حکومت کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے اپنے وسائل کا جائزہ لے کر پروگرام پر نظر ثانی کرنی پڑی اور اخراجات میں ۳۰ فیصد کمی کی گئی۔

صدر ایوب نے ان حالات کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اب قومی اقتصادی کونسل نے آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کر لیا ہے۔ اور طے کیا گیا ہے کہ ترقیاتی منصوبے کے اخراجات میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی منصوبے کے اصل مقصد میں کوئی کمی ہونے دی جائے گی

لاہور ۲ رجون۔ اس سال گندم کی سرکاری خریداری کے لئے صوبہ بھر میں ۱۸۳ مراکز قائم کئے گئے ہیں۔